دعا کے لیے وسیلہ

اگر اپنی دعا کی قبولیت کے لیے وفات یافتہ بزرگوں سے وسیلہ لینا قرآن و سنت سے ثابت ہوتا تو حضرت عمرؓ دعائے استسقا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کو وسیلہ نہ بناتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زندگی میں ہر ایک کو عمل کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی یہ موقع ختم ہو جاتا ہے۔ نہ کسی کے لیے دعا کر سکتا ہے اور نہ بددعا۔ دوسرے' کسی کی حرمت و تقدس کے وسیلے سے دعا مانگنے سے خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ کے فیاض حقیقی ہونے کے بارے میں بدگمانی کا امکان پیدا ہوتا ہے کہ وہ ازخود اور براہ راست عطا و بخشش نہیں کرتا۔ البتہ اگر اس کو کسی مقدس ہستی کا وسیلہ یا اس کی حرمت کا واسطہ دیا جائے تو پھر وہ اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

آپ وسیلہ بنانے کے یہ معنی لے رہے ہیں کہ جس کو وسیلہ بنایا جا رہا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی سفارش کرتا ہے' اس سے دعا کرتا ہے' یا اس کے فیصلے پر اثرانداز ہوتا ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں ایسا عقیدہ ہے' تو وسیلہ بنانا یقیناً صحیح نہیں۔ لیکن اگر ایسا کوئی عقیدہ نہیں' تو میرے نزدیک حضورؐ کا یا کسی اور کا واسطہ دینے میں کوئی غلطی نہیں۔

پھر آپ کا اعتراض یہ ہے کہ وسیلہ بنانے سے اللہ کے فیاض حقیقی ہونے کے بارے میں بدگمانی لازم آتی ہے کہ وہ ازخود عطا نہیں کرتا بلکہ مروت کا واسطہ دیا جائے تو اس کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو وہی ہے جو اوپر عرض کی ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ ہے تو صحیح نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ بات لازم آتی ہے' تو پھر مردہ کا واسطہ دیا جائے یا زندہ کا' انسان کا دیا جائے یا اپنے نیک عمل کا' یا خود اپنے حق کا' دعا کے لیے کوئی مخصوص وقت یا جگہ کا انتخاب کیا جائے' یا کسی نیک آدمی سے دعا کرائی جائے' سب پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ نیک عمل کا واسطہ دینا' اس حدیث سے ثابت ہے جس میں تین افراد کے' جو غار میں بند ہو گئے تھے' دعا مانگنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخر کیا ضرورت تھی کہ اللہ کی رحمت کو متوجہ کرنے کے لیے اعمال کا واسطہ دیا جائے' کیا وہ ازخود متوجہ نہیں ہو سکتی تھی؟ اور یہ اعمال تو اس کے علم میں تھے ہی۔ اسی طرح حضرت عباسؓ کے واسطے سے استسقا پر بھی یہی اعتراض وارد ہو گا۔

حضرت عباسؓ کا واسطہ دینے سے یہ استدلال کرنا کہ وفات یافتہ بزرگ کا واسطہ نہیں دیا جا سکتا' صحیح نہیں۔ ایک کام کو ایک طرح کرنے سے' اور ہر طرح کرنا ازخود ممنوع نہیں ہو جاتا۔ مسنون دعاؤں میں "بحق" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں' اور اسی طرح کا لفظ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے استعمال کیا ہے۔

یہ بھی غور فرمائیں کہ آج جب کہ ایمان و اسلام معرض خطر میں ہیں' ان جزئی اختلافی مسائل میں اپنا وقت صرف کرنا کہاں تک مناسب ہے۔ (خرم مراد' ۹۶)